سلسلۂ اشاعتِ قرآن حیدرآباد دکن

ماہِ ربیع الاول شریف سنہ ۱۳۵۰ھ

جلد (۳) نمبر (۲)

سلسلۂ اشاعتِ قرآن

پر رائیں

(مرتبہ)

ابو محمد مصلح کان اللہ لہ

(دفتر)

قرآنی تحریک حیدرآباد دکن

چندہ

سالانہ دس روپے۔ ماہوار پورے سٹ کی قیمت ایک روپیہ۔

نفس تحریک سے متعلق ہند و بیرون ہند کے بزرگوں کی رائیں ایک سے زیادہ مرتبہ شائع ہو چکی ہیں اور اب خدا کی ذات سے امید ہے کہ میری فانی ہستی کے بعد بھی انشاء اللہ یہ تحریک کسی نہ کسی شکل میں باقی رہے گی۔

کسی تحریک کی کامیابی کے لئے پہلی شرط للّٰہیت ہے پھر اس پر یقین ہونا اور اپنے کو اس کا اہل ثابت کرتے ہوئے فنا فی التحریک ہو جاتا ہے۔

مرتبے عیش و عشرت، نام و نمود اور دیگر خواہشات کی ظاہر و باطن تمام دلفریبیاں قربان کر دینا ہے۔

اپنی تمام ذہنی، دماغی، جسمانی، روحانی، علمی اور عملی طاقت، اپنے جمیع وسائل و ذرائع وجاہت و جوش کے ساتھ ایک ایک سکنڈ کو اس کے لئے وقف کر دینا ہے۔

ایک ہادی لوگوں کو زبانی ہدایت بھی دیتا ہے مگر عملی رہنمائی کا جو اثر ہوتا ہے

وہ محتاجِ بیان نہیں انسان کا کمال یہی ہے کہ جو کہے اُس کو کر دکھائے اپنے روزمرہ
کے مشاغل اپنی نشست و برخاست اپنے پند و نصائح کا خود عملی نمونہ بن کر دوسروں کو
ایسا سبق دے کہ دیکھنے والے اور سننے والوں کے دل میں گھر کر جائے اور پھر اس
کے علاوہ پیہم تضرع و زاری ذاتِ باری تعالیٰ سے ہر آن استعانت طلب ہوتا رہے
میں جو کچھ ہوں اُس سے میں خود واقف ہوں اور اس سے زیادہ میرا خدا واقف
ہے لیکن خدا کی دین کسی ظاہری اسباب کی محتاج نہیں اور وہ دینے پر آتا ہے تو جس کو
چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

تنظیم قرآنی تحریک کے متعلق عام ہر کسی کے جو خیالات ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں بلکہ وہی تو
ہیں جو ایک طرف مجھے ڈراتے ہیں اور دوسری طرف اس نصرتِ غیبی کو دیکھتے ہوئے حیران
ہوں کہ آخر یہ حق ادا کیونکر ہو۔

تمہیں نے درد دیا ہے تمہیں دوا دینا

میرے سامنے کام کی دو بڑی تقسیم ہے ایک تو قرآن کے دینے والوں کا پیدا کرنا دوسرے
فضا کو قرآنی فضا بنانا۔

کام حقیقت میں دونوں اہم ہیں مگر اول کو اولیت حاصل ہے یعنی وہی حقیقی چیز
اور سب سے اہم بھی زیادہ ہے لہٰذا اس کے لئے وقت کا انتظار کرنا پڑ رہا ہے مگر ان شاء اللہ
بہت جلد مدینہ منورہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کو مرکز قرار دے کر عالمِ اسلام کے لئے ایک تبلیغی
ادارہ قائم ہو جائے گا۔ و باللہ التوفیق۔

دوسرا کام قرآنی فضا کا پیدا کرنا ہے اور یہ کچھ نہ کچھ شروع ہو گیا ہے۔ اسی غرض
سے اپنے وطن سہسرام سے الاصلاح، کلکتہ سے مذہب اور حیدرآباد دکن سے

ملۂ اشاعتِ قرآن کے نام سے اخبار و رسائل جاری کئے گئے۔ اس کے علاوہ تحریر و تقریر
ں و تدریس اور خط و کتابت وغیرہ سے بھی کچھ نہ کچھ فضا میں ہلکا سا ارتعاش پیدا
بیسویں صدی عیسوی کا پروپیگنڈا عجیب چیز ہے۔ جس سے ہاں کو نہیں اور نہیں کو
بنا دیا جاتا ہے۔ برسوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں انجام پاتا ہے مگر اس کو کیا کیا جائے
مجھے یہ چیز پسند نہیں اور میں اپنے کو اس کا اہل نہیں پاتا اس لئے کام اتنا ہی ہو سکتا ہے
راسی رنگ میں ہو سکتا ہے جتنی اور جس رنگ میں کوشش کی گئی۔

قرآنی فضا کا یہ مطلب ہے کہ عام ذہنیت قرآنی ہو جائے۔ لوگ قرآن بولنے لگیں
ر قرآن سوچنے لگیں۔ خیالات میں یکسوئی اور مرکزیت پیدا ہو جائے۔ عالم اسلام ایک
ر گردش کرنے لگ جائے، پراگندگی دور ہو اور انتشار سمٹ کر ایک ہو اور انھیں ان کے ساتھ
ین و دنیا پر قبضہ کر لینے کے لئے مسلمانانِ عالم متحرک ہو جائیں اور اس کے ذریعہ سے
ئے زمین پر خدائی حکومت کا قیام اور عبدیت و رحمت الٰہی کا دور دورہ ہو جائے۔

قرآن مقدس کے متعلق خود مسلمانوں میں چند در چند غلط فہمیاں ہیں۔ دور جاہلیت
ر برکات قرآن اور فہم قرآن پر جو حملوں سے پردے پڑ گئے ہیں انھیں اٹھا جائیں مسلمان
رآن مجید کی تلاوت کو ترک کرتے جاتے ہیں ان کو توجہ دلائی جائے کہ ایسا نہ
ریں کہ قرآن کا ترک خدا اور رسول کا ترک ہے۔ ور انسانیت و اسلام کا ترک ہے
رآن مجید کی تعلیم کو اختیاری نہیں لازمی سمجھیں اور جو بے معنی و مطلب کی تلاوت کرتے ہیں
معنی و مطلب، غور و فکر، تعمق و تدبر کے ساتھ عمل کی نیت سے تلاوت کریں۔

مسلمانوں کا ہی ایک طبقہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ قرآن مجید میں (نعوذ باللہ)
لکھا ہی کیا ہے، چند روزے نماز کے خشک مسائل ہی اور بس۔ ان کو بتلایا جائے کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ اشاعتِ قرآن پر اخبارات و رسائل اور مشاہیر کی رائیں

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

قرآنی تحریک کا مبارک و میمون پروگرام اور قرآنی علم و عمل کے عموم کا عزم صمیم کے ساتھ التزام قابل تحسین تبریک اور لائق داد و قدر ہے۔ اسلام کے سچے جان فروشوں کو اس مبارک تحریک کا خلوص اور دلی شوق و ذوق کے ساتھ خیر مقدم کرنا چاہیئے۔

نیاز مند آپ کی اس دینی خدمت گزاری کے طریق کا۔ اور اس طرح احیائے دین کے ارادے کا حرف بحرف دل سے موید اور متفق ہے خدا آپ کو اس نیک مقصد میں فائز فرمائے اور آپ کی سعی جمیلہ کو راس لائے۔ آمین۔

اس امر کی طرف توجہ منعطف کرنا ضرور ہے۔ کہ ہر آواز کو دل کا ترجمان ہونا چاہیے کیونکہ جس طرح دینی و دنیوی فلاح و خوبی کا دارومدار قرآن مجید کے علم و عمل اور اتباع نبوی صلعم پر ہے۔ اسی طرح اس کی اشاعت و تبلیغ عام میں صحیح معنی میں جائز و کامیاب ہونا دلی اثرات و قلبی جذبات کے ساتھ خلوص اور بے لوثی کے پیدا کرنے اور خود عملی جامہ سے آراستہ و پیراستہ ہونے پر موقوف ہے۔ راہ سرلبتہ کا یہی پہلا زینہ ہے۔ اس کے

حاصل کئے بغیر آگے بڑھنا بے سود ہے۔

(مولانا) محمد عالم دربھنگہ۔ مدرس اول مدرسہ اسلامیہ رفاہ العلوم چکیا ضلع چمپارن

٢

مخدومنا اکرم فرمائے اداءت الطافکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ قرآنی تحریک کے متعلق آپ نے جو سعی فرمائی ہے۔ خدا اس کو قبول فرمائے۔ اس زمانے میں اس کی بڑی ضرورت ہے اور جملہ مسلمان خواہ کسی فرقہ سے ہوں یہی ایک رشتہ متحد کرسکتا ہے۔ اسلامی فرقوں کے جھگڑوں سے الگ ہو کر قرآن کی اشاعت کرنا چاہئے تاکہ ہر مسلمان اس سے فیضیاب ہوسکے۔

جس طرح نصرانی اپنے بائیبلوں کے مضامین کو بھی چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں دیتے ہیں اسی طرح قرآنی مضامین کو بھی چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں لکھ کر اشاعت دینا مناسب نظر آتا ہے اس بات کی کوشش ضروری ہے کہ ایسے رسالوں کی مسلمانوں میں اشاعت ہو اور ہر ہفتہ امام مساجد یا مقامی علماء عام مسلمانوں کو سنا دیں۔ مجھ کو آپ کی قرآنی تحریک کے ساتھ اتفاق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک تحریک کو بارآور بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(مولانا) محمد عبدالجبار۔ صدر اساتذہ جامعہ عربیہ۔ باقیات الصالحات نورٹ ویلور۔ مدراس

٣

اخی المکرم سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں آپ سے بالکل متفق ہوں اور مجھ کو آپ مشترک اہل یقین فرمائیے۔ میں آپ کو قرآنی تحریک کا قائد اعظم تسلیم کرتا ہوں۔ خود اس کام کا ایک ادنیٰ سپاہی یا چپراسی بننے کو قابل فخر سمجھتا ہوں۔ (مولانا) ابوالوفا امجد

۴

عالیجناب کی مبارک قرآنی تحریک اور سلسلۂ اشاعت قرآن قابل قدر و منزلت اور مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ جناب والا کو اس میں کامیاب فرمائے۔ العبد کرسی (نواب) غلام انبیاء خاں تانڈیر۔

۵

ماشاء اللہ رسالے نہایت عمدہ ہیں خدا کرے اس کے ذریعے سے ایک خوشگوار ماحول پیدا ہو سکے۔ اور قرآنی تحریک کی وجہ سے اسلام کے پایۂ استقلال کو قوت حاصل ہو۔ آپ نے نہایت مفید کام اپنے ذمّہ لیا ہے۔ خدا آپ کو کامرانی نصیب فرمائے اور مستحسن تحریک سے ہمارا ایمان اور قوی ہو جائے۔ واقعی آپ ہر کس و ناکس کی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ محمد عبدالجبار (۲۸) سکنڈ لائن بیچ مدراس۔

۶

کون انکار کر سکتا ہے کہ عربوں نے صرف قرآن حکیم سے تمسک و اعتصام پیدا کر کے دنیا و دین کی حکومت حاصل کی اور ایک ہزار سال تک دنیا میں تمدن و تہذیب کا درس دیا اور جب سے مسلمانوں نے قرآن مجید کو پڑھنا اس کو سمجھنا چھوڑ دیا۔ مٹنے لگے ذلیل ہونے لگے اور ویسے ہو گئے جیسے ہونے کا آج سے چار پانچ صدی قبل کوئی ان کے متعلق گمان بھی نہ کر سکتا تھا۔ ضرورت ہے کہ ان کو چونکایا جائے قرآن طاق سے اٹھا کر ان کے ہاتھوں میں دیا جائے۔ نئی دریافتوں فی الحقیقتوں اور نئے اعتراضات کو پیش نظر رکھ کر ان کو قرآن پڑھایا جائے اور اسی طرح ان کو اس کے مطالب و معانی سمجھائے جائیں۔ کہ وہ آج بھی اس سے وہی کام لے سکیں جو

۸

جو آج سے تیرہ سو برس قبل ان کے اسلاف نے لیا تھا۔

مبارک ہیں آپ کہ قرآن کی خدمت کرنا چاہتے ہیں اور مبارک ہے آپ کا سلسلۂ اشاعت قرآن جو مسلمانوں میں قرآن کی ضرورت کا احساس پیدا کر رہا ہے اس سلسلۂ اشاعت کو قائم رہنا چاہئے اور ضرورت ہے کہ مسلمان اس کی طرف کافی توجہ دیں اور آپ ان کے لئے بلحاظ زمانہ مفید مواد پیش کریں۔

(نواب) بہادر یار جنگ (بہادر) مہدوی منزل حیدرآباد دکن۔

۷

مکرمی جناب مولانا صاحب تسلیم۔ آپ سلسلۂ اشاعت قرآن پر میری رائے پوچھتے ہیں۔ یہ تو بعینہٖ میرے خیالات کی تصدیق ہے۔ اسے میں دل و جان سے پسند کرتی ہوں۔ پچھلے نمبر سے تازہ نمبر بہتر لکھا گیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ تحریک جلد ترقی کرے گی۔ خدا کرے قرآن مجید کا چرچا دنیا کے کونے کونے ہو اور مبلغ کی عمر دراز ہو۔ غیر اقوام سے زیادہ خود ہماری قوم محتاج تبلیغ ہے۔ قرآن کا پڑھنا پڑھانا موجودہ زمانے میں جو رائج ہے ناکافی ہے اس سے جو نتیجہ برآمد ہوتا ہے اور جو تکالیف مسلمانوں کو اٹھانی پڑ رہی ہیں اظہر من الشمس ہیں۔ اصلی غرض و غایت پڑھنے کی مفقود ہو چکی ہے ضروری ہے کہ پھر سے نئی ذہنیت پیدا کی جائے۔ مستورات جو انسانی پود کی نگہبان ہیں انھیں اس کی از حد ضرورت ہے۔ خدا کے لئے مسلمان عورتوں کے لئے کچھ کیجئے ان کو سکھایا جائے گا تو آپ کا مقصد پورا ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

میں دل و جان سے اس خدمت کو پورا کرنے کے لئے طیار ہوں اور کچھ کر بھی رہی ہوں۔

فیروزہ بیگم۔ بی اے۔

۸

القرآن کی بجائے یہ سلسلہ بھی بہتر معلوم ہوتا ہے امید ہے کہ آگے چل کر یہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں اس کے خریدار بنانے کی کوشش کروں گا۔ مطمئن رہیے۔

(مولانا) محمد جمیل احمد خاں کوکب علی زئی۔ شاہجہاں پور

۹

یہ ایک مفید تحریک ہے اس ملک کے سلئے اس کی شدید ضرورت تھی جس کی تکمیل آپ کے مبارک ہاتھوں سے ہو رہی ہے۔ محمد شمس اللہ خاں قادری تحصیلدار گلبرگہ

۱۰

میں نے آپ کے جملہ رسائل کو جو آج تک اشاعت پذیر ہوئے ہیں بغور دیکھا اور مقدس تجاویز پر بھی غور کیا۔ اس کے بعد میں کہہ سکتا ہوں کہ اگرچہ آجکل صدہا دیگر رسائل اشاعتِ اسلام اور مذہبی تعلیم القرآن، تبلیغ الاسلام وغیرہ شائع ہو رہے ہیں مگر آپ کا رسالہ اپنی نوعیت میں یکتا اور بے نظیر ہے۔ جس مضمون پر آپ قلم اٹھاتے ہیں وہ اس قدر اچھا دلچسپ مفید اور تسکین بخش ہوتا ہے کہ یہ ممکن نہیں کہ پڑھنے والا اس سے متاثر نہ ہو اور معلومات میں قابل قدر اضافہ نہ ہو۔

ایسے ہی رسالہ کی حقیقت میں ضرورت تھی جس کا بفضلہ تعالیٰ اسلسلہ شروع ہو گیا ہے اور یقین کیا جاتا ہے کہ قریب میں اس سے ہم مستفید ہو کر قرآن مقدس کی طرف

میر انور علی ام۔ آر۔ ایس۔ بی۔ سی۔ ایس۔ وظیفہ یاب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہار

۱۱

مولانا! وعلیکم السلام! گرامی نامہ تاثیر اور صداقت سے بھرا ہوا ملا۔ پڑھ کر خدا جانے

۱۰

کس عالم میں چلا گیا۔ لہجہ اور انداز بیان دل کے لئے کشود کار کا سبب بن گئے۔ دل میں جو کچھ تھا۔ زبان پر آگیا یقین کیجئے کہ آپ کے جذبات دلوں کے لئے مشعل ہدایت ہیں۔ میں نے اس کی روشنی میں وہ سب کچھ دیکھا جس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ لاریب کہ آپ کے خیالات بصارت سے زیادہ بصیرت ہیں وہ دن قریب معلوم ہوتا ہے کہ آپ علمبردار قرآن ہوں گے اور بصارت اور بصیرت والے آپ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوں گے۔ اور الحاد ہی کا قلعہ مسمار کریں گے۔ وذالک علی اللہ یسیر۔

(مولانا) کیفی چریاکوٹی۔ الہ آباد۔

۱۲

مخدوم و محترم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ میں نے مطبوعہ و غیر مطبوعہ مرسلہ اوراق کا بغور و بمسرت مطالعہ کیا۔ آپ کا ارادہ بڑا ہی مبارک اور مستحق سپاس و آفریں ہے میری دلی ہمدردی، امکانی کوشش اور بقدر استطاعت شامل رہے گی۔ انشاء اللہ۔

(مولانا) اکبر شاہ خاں صاحب نجیب آباد

۱۳

میری رائے میں عنوان رسالہ بے شک لائق اور قابل قدر ہیں۔

(سر) محمد حبیب اللہ۔ (صاحب بہادر)

۱۴

میرا ایمان ہے کہ ہمارا سب سے بڑا کام کتاب اللہ کی اشاعت ہے۔ میں خدا کی بخشی ہوئی سب سے بڑی توفیق اور اس کا سب سے بڑا فضل سمجھتا ہوں کہ وہ کسی بندے کو قرآن حکیم کا فہم عطا فرمائے۔ اور اس فہم کے ساتھ اس کی اشاعت کی توفیق

۱۴

بخشے ہیں دل سے آپ کے اس کارِ خیر کا خیر مقدم کرتا ہوں۔

(مولانا) محی الدین احمد قصوری۔

۱۵

چاہتا تھا کہ فرصت میں نہایت اطمینان کے ساتھ آپ کے سلسلہ عالیہ کی تصنیف مطالعہ کروں۔ چنانچہ بفضلہ اس مقصد میں کامیابی نصیب ہوئی۔ ماشاء اللہ کیا اعلیٰ اور شاندار مقصد ہے۔ جس کی تکمیل کے لئے آپ کمربستہ ہیں پروردگار برتر و اعلیٰ آپ کی مساعی کو عنداللہ ماجور اور عندالعباد مشکور فرمائیے۔

جس ترتیب اور تنظیم کا اظہار آپ نے انتخاب مضامین میں فرمایا وہ آپ ایسے عالم متبحر ہی کا حصّہ ہے۔ میں نے آپ کی تصنیفات مطالعہ کر لینے کے بعد مقامی "اخوان الصفا" جو شبان المسلمین کی ایک جمعیت ہے کتب خانے میں دیدی ہیں تاکہ دیگر ابناء ملت بالخصوص نوجوانانِ اسلام ان انمول موتیوں کی تدریس سے اپنے مطالع علم قرآن و اسلام میں اضافہ کرتے رہیں۔

ملک عبدالقیوم بار ایٹ لاء گجرانوالہ (پنجاب)

۱۶

میرے پاس اکثر طلب مضامین میں جو خطوط آتے رہتے ہیں میں اُن کا جواب خاموشی سے دیا کرتا ہوں کیونکہ عذر اور بھی اصرار کا سبب ہوتا ہے۔ لیکن آپ کے رسالہ اور اس کے مقاصد کی اہمیت کو اس طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

(مولانا) عبدالسلام ندوی۔ اعظم گڈھ

۱۷

میں ہندوستان میں مسلمانوں کے مستقبل سے کچھ اس قدر مایوس ہو رہا ہوں کہ میرے خیال میں کوئی کوشش ان کو شاید ہے کہ زندہ اور بیدار کر سکے لیکن آپ کی تحریک ایسی عظیم الشان ہے اور ہمارے مقدس مذہب کا سارا دارومدار اس مبارک تحریک سے وابستہ ہے کہ بہت ممکن ہے یہ تحریک ان میں کچھ آثار ہمدردی پیدا کرنے میں کامیاب ہو۔

جو عنوانات آپ نے قائم کئے ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ پر مستقل مضمون ہے اور اگر نہایت سلیس عبارت میں عنوانات پر اگر آپ مضامین حاصل کر کے شائع کر سکے تو ایک بڑی خدمت ہوگی۔ جس کا اجر آپ کو خدا ضرور دیگا۔

(ڈاکٹر) سید محمود۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ بارایٹ لا چھپرہ۔

۱۸

الحمد للہ عین انتظار میں کوکب قرآن افق سعادت سے طالع ہوا۔ اللہ تعالیٰ چشم حوادث سے محفوظ و مصئون رکھے۔ انشاء اللہ العزیز دن دونی رات چوگنی ترقی کریگا۔

(مولانا) احمد الدین (گکھڑ)

۱۹

میرے نزدیک قرآن حکیم کی خدمت جو آپ نے شروع کی ہے از بس مفید ہے اگر آپ کے اور بہت سے مددگار پیدا ہو جائیں اور قرآن کے ذریعہ سے اجتماعیت اور وحدت پیدا کریں تو اب بھی مسلمانوں کی بگڑی پھر بن سکتی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو قرآن حکیم سے شغف ہے اور اس نقطۂ نظر سے دین اسلام کی خدمت کے لئے آپ کی مستعدی ایک امر ہے جو عام مسلمانوں میں موجود نہیں۔ (مولانا) محمد ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر

۲۰

سلسلہ اشاعت قرآن کی نسبت مجھ ناچیز کی کیا ہستی ہے جو رائے ظاہر کروں۔
بہ تو وہی مقصد یہ ہے۔ جو بندوں کو خدا سے ملاتا ہے قرآن کی تعلیم سے ہم بدنصیبوں
نے جب سے منہ موڑا ہے برباد ہیں۔ اور دین اور دنیا کا خسارہ برداشت کر رہے ہیں
آخر کب تک یہ غفلت۔ اب بھی اگر بیدار نہ ہوئے تو پھر کب ہوں گے۔

انسانیت، تہذیب، امن و آسودگی، خلائق عامہ، ایثار، مذہب محمود توحید
امن بعد الموت، روحانیت، برکات وغیرہ سب اسی مبارک تعلیم سے وابستہ ہیں۔
اس کی اشاعت کی شدید ضرورت ہے یہ نہ ہوگی تو ہم نہ ہوں گے۔ خدا اپنا فضل شامل
حال فرمائے۔ اور ہم کو یہی توفیق مرحمت ہو کہ قرآن پڑھتے پڑھتے اور عمل کرتے کرتے
اس دور پر محن سے گذر جائیں۔ آمین۔ (نواب) نثار یار جنگ (بہادر) اول تعلقدار

۲۱

آپ کی یاد فرمائی کا شکریہ! آپ نے جو کام شروع کیا ہے واللہ اس سے بہتر کام
آج تک کسی نے نہیں کیا۔ ہزارہا اخبارات و رسالے نکلے مگر قرآن پاک کو نہ کسی نے
سمجھا اور نہ ضرورت سمجھنے کی محسوس کی۔ یہ ایک مبارک تحریک ہے اس کی تعریف کے
واسطے میرے پاس کوئی لفظ نہیں جو میں ادا کروں۔ اس کا اجر خدا و رسول کی رضا مندی کے
سوا اور کچھ ہے اور آپ نے گویا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منشائے مبارک کو بلکہ یہ
عرض کروں گا کہ یہ تحریک خود حضور سرور عالم کی تحریک ہے جو آپ کے مبارک ہاتھوں
سے رب العزت نے جاری کرائی ہے۔ آپ کو خدائے قدوس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔
اور نواب نذیر جنگ بہادر کے اعمال صالحہ میں اس سے بڑھ کر اور کوئی نیکی

ہرگز نہیں ہوسکتی۔ (مولانا) ابوطاہر سید محمد ابراہیم بغدادی۔

۲۲

نواب نذیر جنگ بہادر کی سعید روح قرآنی تحریک کے عموم شرف و وسعتِ فیض وجہ گیر وابستگی بحبل اللہ اور سے آجکل سبق دے رہی ہے۔ جرائد و صحائف میں متعدد مضامین نکل چکے ہیں۔ جن میں محرک کے درد دل، اخلاص اور درک صحیح کا عنصر تحرک شامل و شاہد ہے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ تحریک مفید لازمی ضروری نہیں مگر کون ہے جو اس اقرار پر عمل، مداومت، پابندی، عزم راسخ، عزمیت کاملہ، دعوت تامہ کو گواہ دے گا اور اس طرح اس تحریک کی جلالت و شرف کا وہ اقرار دیگا جو ایک سچے مسلمان کا اقرار ہوتا ہے۔ ایک لحاظ سے تو یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ ان کو حصول سعادت و شرف از قرآن کے لئے خطابات و مراسلات سے مطلع و آگاہ بلکہ مستعد و متنبہ کیا جائے کیونکہ یہ تو ایسی جلی اس درجہ واضح اتنی روشن اور مسلم حقیقت ہے جس کو دوسرے الفاظ میں عین الاسلام، اصل اسلام کہنا روا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے " افضل عبادة امتی تلاوة القرآن "

اور " اهل القرآن اهل الله خاصة " اہل قرآن سے اہل ہم اسقط مراد نہیں حضور نے خود کو اہل القرآن کہا۔ اس کتاب اللہ الجلیل کو حقیر بیشبہ کرنا شروع کردیا قرآن کریم کے ارشادات واخلاص خود بتا رہے ہیں کہ ایمانداری کے ساتھ ہر بھلائی ہر قسم کی فلاح ہمہ اسباب ترقی و برتری وجملہ موجبات ولوازم بزرگی و بلندی قرآن کے اندر ہیں۔ مہمات معاش و معاملات ہوں یا مسائل معاد و اخلاقیات، روحانیات کے دستور العمل ہوں یا تدبیرات کے احکام امور تعبدیہ ہوں یا احکام تعبدیہ۔ حیات جسم کے متعلقات ہوں

یا درخشندگیِ روح کے لمعات۔ سیاسیات ہوں یا وجدانیات۔ یہ سب اور یہ تمام کمالات
یہ کل اور ہمہ اقسام اصلاح و فلاح دین و دنیا کل یک جا مندوُن و اُٹل کہیں ہیں تو قرآن میں
اور فقط قرآن عظیم میں الحق کہ یہ وہ نطق صحیح اور امر واقعی ہے کہ اس میں شک کی گنجائش
نہیں اور جب تک اس حقیقت کی تسلیم میں اور قرآن کریم کے اندر رہنے میں یا اس کو دل
اور دل کے ساتھ عمل میں لئے رہنے کی مسلمہ زندگی کی تڑپ و گرمی تھی۔ اس وقت تک
مسلمان ایک گم شدہ عقال بھی قرآنی ہدایت و حکم سے تلاش کر لیتا تھا اور ہر ایک تخت و
تاج بھی قرآن سے پا سکتا تھا۔ ہر معرکہ و میدان کو بھی قرآن کے رُخ سے سر کر لیتا
تھا اور آسمانوں کی بلندیوں تک اور تحت الثریٰ کی گہرائیوں تک بھی قرآنی راہنمائی
سے پہنچ جاتا تھا۔ بلکہ فاطر السمٰوات والارض تک اس کی رسائی و یہ بیر بیٹھ کر فاقہ
کے موند کے کپڑے پہن کر ہو جاتی تھی۔ اور قرآن ہی سے وہ خزانوں کا مالک اقالیم
و ملک کا تاجدار ہو جاتا تھا۔ مگر آہ! در صد آہ! آج قرآن کو چھوڑ دینے کے سبب دین اور
دنیا دونوں میں خوار و تباہ حال، رسوا و ذلیل، شرمندۂ خلق، ننگ اقوام عار عقل غارتگر
دنیا خسرۃ الآخرہ ہے۔ نہ اس کا دنیا میں بھرم اور وقار ہے نہ دین میں عزت و اعتبار
و یا حسرتا۔ مگر قرآن اس حالت کی دعوت و اس نکبت کے ارتقا مبدل با قبال ہونے
کی عزیمت و نصیحت بھی اپنے اندر رکھتا ہے اور وہ یہ ہے۔ واعتصموا بحبل اللّٰہ
پھر قرآن کو لو، قرآن والے ہو، مگر نہ طاقوں میں رکھ کر نہیں، زرین و مخمل کے غلافوں
میں لپیٹ کر نہیں بلکہ دل و دماغ و نظر و عمل میں رکھ کر۔ ہاں تم قرآن میں جتنا ڈوب گئے
اتنا ہی ساحل مراد پہ پہنچ گئے۔ پھر یہ غفلت کیا ہے۔ اور آخر اس تساہل اور برباد کن تساہل
سے ہمکناری کیوں ہے۔ اے ملتِ قرآنیہ اُٹھ! جاگ! بڑھ! اور پھر قرآن کو یقین کے

۱۶

ہاتھ میں لیکر عمل کے مینار سے بلند کر اور آسمان کامیابی پر پہنچ جا سعید ہیں وہ روحیں جو قرآنی تحریک میں حصہ لینا اور اس کو کامیاب بنانا اپنا فرض عین سمجھیں۔ ہر گھر اور گھر کا ہر فرد قرآن داں ہو اور جو مسلمان نہ پڑھ سکا ہے۔ وہ اپنی زندگی کو اپنے لئے سخت سمجھ کر اس کی تلافی حیات کے پہلے لمحہ سے شروع کردے۔ بستی و محلہ جماعت و خاندان میں پنچایتی نظام کے ساتھ مدارس قرآنیہ زنانہ و روزانہ جاری ہوں۔ معتبر تراجم قرآن جو ترجمہ بیں جدلیات و مسائل اختلافیہ سے پاک ہوں گھر گھر میں موجود رہیں ہر جمعہ کو مساجد میں ترجمہ قرآن سنا لیا جائے اور ہوسکے تو ہر روز بعد نماز فجر با ترجمہ کا اہتمام کیا جائے۔

علمائے کرام قرآن حکیم سے عبادات، و معاملات، و اخلاقیات، و احکامات کے علحدہ علحدہ مسائل ترتیب دیں۔ جن میں آیات ترجمہ یا کہیں توضیح مطالب ہو مستورات کے لئے علحدہ ایک کتاب ترتیب دی جائے جو تمام آیات کو بہتر ترتیب سے جمع کردے۔ (مولوی) عبد الواحد عثمانی بدایونی۔ (عالم ادب)

۲۳

مولانا ئے محترم۔ السلام علیکم۔ سچی بات یہ ہے کہ اب مجھے زندگی کی کسی اور شاہراہ میں تسکین نظر نہیں آتی۔ اب کی بار آپ کی صحبت سے مجھے کچھ اور روحانی فائدہ پہنچا ہے۔ جی بار بار یہی چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ رہ کر ایک کافی مدت تک قرآن کا درس لوں اور اپنے دل و دماغ کو اس کی روشنی میں مستعد کردوں۔

عبد الرؤف خاں۔ بی اے۔ سہسرام

۲۴

جناب الاعز المحترم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ نامہ گرامی پہنچا۔ ارشادات عالیہ اور

جذبات صافیہ وصادقہ سے بحد خوشی و اطمینان حاصل ہوا۔ خدا آپ کو دارین میں فائز المرام اور
شادکام کرے۔ آمین۔

آپ نے جن گرامی قدر خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ سراسر اس خالص اسلامی ذہنیت کا
خاکہ ہے جس نے ہمارے اسلاف کرام کو ثریا کی بلندیوں سے آگے پہنچایا تھا۔ میرے قلب پر آپ
کی تحریر کا گہرا اثر نقش ہو گیا ہے اور میرا دل خود بخود بے اختیار آپ کی طرف کھینچ رہا ہے
کیونکہ آپ کے پاس وہ چیز ہے جس کی مقناطیسی کشش نے دنیائے اسلام کے چالیس کروڑ مسلمانوں کو
کملی والے آقا کی چوکھٹ پر آگرایا اور جس کے سامنے دنیا کی تمام شوکتیں عظمتیں اور رفعتیں
سرنگوں ہو گئیں۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ جیسے مصلح کی دستگیری و رہبری میسر آگئی
اور خود میری اصلاح و ترقی کا ذریعہ ہاتھ آگیا۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ خانگی موانعات و
مشکلات کی زنجیریں توڑ کر آپ کی چوکھٹ پر حاضر ہو جاؤں اور بقیہ ایام زندگی آپ ہی کے
زیر سایہ بسر کر دوں۔ دعا کیجیے کہ جلد پہنچ سکوں۔ جب تک میں حاضر ہوں سلسلہ خط و کتابت میں
تاخیر نہ کیا کیجیے کیونکہ آپ کے خط کا سخت انتظار رہتا ہے۔ جو ہر مرتبہ اخلاص و صداقت کی
ایک نئی روح اور پیام زندگی لاتا ہے۔

(مولوی) نذیر الحق۔ میرٹھی۔ از ریواز آباد۔ لائلپور

۲۵

محبی و مطاعی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کرامت نامہ صادر ہو کر باعث افتخار ہوا۔ اس
ذرہ نوازی اور قدر افزائی کا شکریہ قبول کیجیے۔ ناسازی طبع کی خبر نے سخت رنج پہنچایا۔ دعا ہے کہ
خدا آپ کو صحت عاجل عطا فرمائے۔ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ خدائی مشن کو کامیاب بنانے
کی ہمت و توفیق مرحمت فرمائے۔ آسمان تبلیغ پر اسی طرح ضیا پاش رکھے۔ اور دارین میں

فائز المرام کرے۔ آمین ثم آمین۔

محترما بیشک رہنمایانِ قوم چونکہ قرآن سے دور ہو چکے ہیں اس لئے اُن کی زبان و قلم کے نکلے ہوئے الفاظ بجائے دلوں میں پیوست ہونے کے فضائے آسمان میں اپنا نشیمن بناتے ہیں۔ اور ان کے زبان و قلم بے اثر و بیکار ہو چکے ہیں لیکن آپ کا جو خط آتا ہے چونکہ اس کے الفاظ اخلاص و صداقت میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے دل پر بیحد اثر کرتے ہیں۔ گھبرائیے نہیں آپ کی آواز مقبول ہو رہی ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ جس خیال کو لیکر آپ میدانِ عمل میں آئے ہیں وہی خیالات اب بعض مشاہیر علما و زعما کی زبانوں پر آنے لگے ہیں اور انشاءاللہ ایک دن وہ آئے گا جبکہ آپ کے مشن کے آگے علما سرنگوں رہ گئے

رہبر دکن

دفتر قرآنی تحریک حیدرآباد دکن کے مقاصد میں انجمنوں، اخبارات و رسائل تالیف و تصنیف، سیاحت و تقاریر کے ذریعہ قرآنی تحریک کا ہر جگہ پھیلانا بھی داخل ہے مولوی ابو محمد مصلح صاحب کے قلم سے چھوٹے چھوٹے رسائل نہایت خوشنما مفید شائع ہونے لگے ہیں جو لوگ سالانہ دس روپیہ دیں وہ ماہوار تصانیف پا سکتے ہیں جن کے پورے سٹ کی قیمت ایک روپیہ رکھی گئی ہے۔ یہ رسائل دفتر قرآنی تحریک حیدرآباد دکن سے ملیں گے۔

روزنامہ الکلام بنگلور

جناب ابو محمد مصلح صاحب نے اشاعت قرآن کے مقدس مقصد کو لئے ہوئے چھوٹے چھوٹے رسالوں کا سلسلہ شروع فرمایا ہے جن میں قرآن کے مطالب و معانی کو اردو

طبقہ کی سہولت کے لئے عام فہم اور سلیس طرز بیان میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

جناب ابومحمد مصلح صاحب کے اس مبارک اقدام کو ہم بنظر استحسان دیکھتے ہیں آجکل قرآن مجید پڑھنے والوں میں سب سے بڑی تعداد اُن مسلمانوں کی ہے جو صرف الفاظ کو طوطے کی طرح رٹ لیتے ہیں اور اس کے مطالب و معنی سمجھنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ یہی برائی ہے جو مسلمانوں کے دینی و دنیاوی امور میں ترقی حاصل کرنے سے مانع رہی ہے۔ اگر مسلمان قرآن مجید کو سمجھنے لگے اور اس کے معانی و مطالب ذہن نشین کرنے کے بعد ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں تو اس میں کچھ شک نہیں کہ مسلمان ایک دفعہ اور اپنی گزشتہ عظمت کو حاصل کرلیں۔ اور موجودہ پستی و تنزل سے باہر نکل جائیں۔

جناب ابومحمد مصلح صاحب نے قرآن کو معنی و مطلب کے ساتھ عام کرنے کے لئے یہ پاکیزہ قرآنی تحریک شروع فرمائی ہے اور آپ کا ارادہ ہے کہ ہر مہینے چھوٹے چھوٹے رسائل شائع کیا کریں۔ اور ان میں قرآن کے فوائد اور اس کے پُر مغز مطالب کو عام فہم پیرائے میں سمجھانے کی کوشش کریں۔ ہمارے پاس ان آٹھوں رسالوں کا سٹ وصول ہوا ہے جس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جو تحریک شروع فرمائی ہے اس میں ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔ اور جس مقدس مقصد کو لئے ہوئے آپ ان رسالوں کو شائع فرما رہے ہیں اس سے قوم کی ایک بہت بڑی خدمت انجام پائے گی۔

ہم معزز ناظرین سے پُرزور سفارش کرتے ہیں کہ وہ ان رسالوں کو خود پڑھیں اور نیز اپنے بچوں کو پڑھنے کے لئے دیں۔

ترجمان بنارس

مسلمانوں کے ادبار و تنزل اور ذلت و پستی کا واحد سبب یہ ہے کہ انھوں نے

قرآن مجید کو چھوڑ دیا نہیں معلوم وہ کون سی منحوس گھڑی تھی جب پہلے پہل مسلمانوں میں یہ بات پیدا ہوئی کہ قرآن مجید جس طرح پڑھنے کی کتاب ہے بالکل اسی طرح عمل کرنے کی کتاب ہے۔

انہیں مسلمانوں کا نام نہاد روشن خیال و ترقی پسند گروہ تو قرآن مجید کی تعلیم کو بھی غیر ضروری قرار دیتا ہے پھر اس کے عمل کا کیا ذکر۔

عام مسلمان قرآن مجید کے معانی و مطالب سمجھے بغیر صرف عبارت کا پڑھ لینا کافی سمجھتے ہیں ظاہر ہے کہ اس طرح ان میں قرآن مجید پر عمل کرنے کی صلاحیت و قابلیت کیونکر پیدا ہو سکتی ہے باقی رہی مختصر سی علماء کی جماعت اس کی حالت کے مطالعہ کیلئے دینی مدارس میں چلے جائیے۔ اور جس وقت طلبہ کو قرآن مجید کا درس دیا جا رہا ہو بغور دیکھئے کہ کیا معلم و متعلم دونوں سے ایک میں بھی علمی انہماک کے ساتھ عمل کا احساس پایا جاتا ہے میرا تو قیاس ہے کہ آپ کو ایسے پانچ فیصدی اساتذہ اور پانچ فیصدی طلبہ بھی مشکل سے ملیں گے۔

قرآن مجید کی اس عام کس مپرسی کے زمانہ میں کیسے مبارک ہیں وہ مسلمان کہ علمی فکر و احساس کے ساتھ قرآن مجید کو پڑھیں پڑھائیں اور قرآن مجید کے علم و عمل کو عام کرنے کی کوشش کریں۔

جناب مولانا ابو محمد مصلح صاحب انہیں چند خاص دلدادگان قرآن میں سے ہیں جو قرآن مجید کی ترویج و اشاعت کے لئے وقف ہو گئے ہیں۔ آپ نے حیدر آباد دکن سے سلسلہ اشاعت قرآن کا اجرا کیا ہے۔ جہاں آپ کو نواب نذیر جنگ بہادر کی خاص تائید حاصل ہے۔ اس سلسلے کی پہلی قسط آپ نے ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ میں شائع کی ہے اسی طرح ہر مہینے نئے نئے عنوانات پر آٹھ رسالے شائع ہوا کریں گے یہ رسالہ سولہ سولہ صفحے کے ہیں

اگر کبھی مضامین طویل ہوئے تو اس کے مطابق رسائل کی تعداد کم کردی جائے گی۔ اور ضخامت بڑھادی جائے گی۔ کاغذ لکھائی، چھپائی سب اعلیٰ درجہ کی سالانہ چندہ دس روپیے اور بارہ پورے سٹ کی قیمت ایک روپیہ ہے انشاء اللہ ہم ان رسائل کے اقتباسات بھی درج کرینگے ہم یہاں یہ بتادینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ مولانا ابو محمد مصلح صاحب کی تحریک کو تحریک اہل قرآن سے کوئی واسطہ نہیں ہے آپ خیر القرون ہی کے رنگ میں قرآن مجید کے علم وعمل کے عام کرنے کے حامی ہیں۔

ہمارے نزدیک یہ قرآنی علم وعمل کی ترویج یا اشاعت کی تحریک کسی اہم سے اہم اسلامی تحریک سے بھی کم نہیں ہے اس لئے ہم مسلمانوں کو بزور توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس سلسلے کی سرپرستی کریں۔

ہندو اور عیسائیوں کیلئے ایک کتاب

قرآن مجید کے علم وعمل کے چھوڑنے ہی سے مسلمان فلاح سے محروم ہوکر ذلت و پستی کے غار عمیق میں جا پڑے ہیں۔ اس لئے قرآنی علم وعمل کے دوبارہ رائج کرنے کے سلئے حیدرآباد دکن میں ایک ادارہ قائم ہوا ہے جو ہر مہینے نئے نئے عنوان پر چھوٹے چھوٹے آٹھ رسالے۔ اور ضخیم ہوں تو اس سے کم تعداد میں شائع کرتا ہے۔ اسی ادارہ نے محرم الحرام ۱۳۵۰ھ میں ہندو اور عیسائیوں کے لئے ایک کتاب کے عنوان سے ایک سو اٹھائیس صفحات کا ایک نہایت ہی قابل قدر رسالہ شائع کیا ہے جس میں ہندو اور عیسائی مذہب کی تعلیمات سے قرآن مجید کی تعلیمات کا مقابلہ کرکے ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات افضل ہیں اور یہی وہ کتاب ہے جسے ہندو اور عیسائیوں کو بھی اپنا دستور العمل بنانا چاہیئے۔

ہم قارئین ترجمان اور تمام مسلمانوں سے پُرزور درخواست کرتے ہیں کہ "سلسلۂ اشاعت قرآن" کے خریدار بن جائیں۔ سالانہ عہ۔ پتہ۔ دفتر قرآنی تحریک حیدرآباد دکن۔

صبح دکن

قرآنی تحریک حیدرآباد دکن سے اشاعت قرآن کے نام سے تقریباً سال بھر سے ایک مجلس قائم ہے جس نے ماہوار آٹھ چھوٹے چھوٹے رسالوں کا ایک سٹ شائع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ ان رسالوں میں وہ قرآنی مطالب اور معنوں کی توضیح اور تشریح کیا کرتے ہیں چنانچہ پہلا سٹ ذی الحجہ کے مہینے کا جو دفتر میں وصول ہوا ہے حسب ذیل مختصر رسالوں پر مشتمل ہے۔ (۱) قرآن معنی و مطلب کے ساتھ عام کیونکر ہو۔ (۲) خلیفۃ المسلمین (۳) علم تفسیر تاریخی حیثیت سے (۴) ہونہار طلبہ (۵) ارتقاء انسان اور قرآن (۶) عورتیں قرآن کیونکر پڑھیں (۷) اتحاد اسلام (۸) قرآنی دنیا۔

مجلس اشاعتِ قرآن کی یہ کوشش نہایت مبارک اور مسعود ہے اور مسلمانوں کو یقیناً اس سلسلے سے بہت زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ مسرت کی بات ہے کہ ہمارے ملک کے نامور رئیس ہزاکسلنسی نواب سالار جنگ بہادر نے اس تحریک کے عام کرنے میں نمایاں حصہ لیا ہے اور اس طرح کے رفاہ عام کے کاموں میں عموماً نواب صاحب ممدوح خاموشی سے حصہ لیا کرتے ہیں۔

مولوی ابو محمد مصلح صاحب نے اس سٹ کو بڑی قابلیت سے مرتب کیا ہے زبان سلیس اور صاف استعمال کی ہے موضوع مفید اور دلچسپ اختیار کئے ہیں۔ لکھائی چھپائی بھی اچھی اور کاغذ بھی عمدہ لگایا ہے۔ سالانہ دس روپیے ہیں اور ماہوار پورے سٹ کی ایک روپیہ ہے۔

[illegible] سے مرتب اور حیدرآباد دکن سے

جاسوس الہ آباد

ہستی کی جب سے ابتدا ہی خدا کی اس سنت جاریہ میں کبھی فرق نہیں آیا ہے کہ اس نے اپنے کام کے لئے کسی نہ کسی کو منتخب کر کے اس کو سب کچھ دیدیا ہے سطحی نظر والی نگاہیں ہمیشہ اس قسم کی درخشانی سے تاب نظارہ نہیں لا سکی ہیں۔

خدائے توانا کے دست قدرت نے فخر قرطبہ و بغداد دولت حیدر آباد کو دنیا کے ہزارہا شہروں میں لازوال شمس اقبالہا بطول حیاتہ و دوام برکاتہ کو لاکھوں کروڑوں انسانوں میں فیض رسانی اور کرم گستری کے لئے چن لیا ہے۔

آفتاب بلند ہو کر جب اپنی پوری تابانی میں جلوہ گر ہوتا ہے اور ہستی کا ذرہ ذرہ نظروں کو خیرہ کر دیتا ہے۔

دولت حیدر آباد کے سایہ میں کچھ رہنے والے اپنے دل کے اندر اس قسم کی تڑپ رکھتے ہیں۔

نواب نذیر جنگ بہادر اور ان کے دست و بازو مولانا ابو محمد مصلح مذہبی درد اور اسلامی جذبات کے پیکر اور قومی دلسوزی کے مرقع ہیں۔

نواب صاحب موصوف کی سرپرستی میں مولانا ابو محمد مصلح صاحب نے قرآنی تحریک کے نام سے ایک انجمن اور اس انجمن سے اسی نام کا ایک رسالہ شائع کرنا شروع کیا ہے۔

ہمارے سامنے اس کے اٹھارہ نمبر ہیں اور ہر نمبر قرآنی تحریک اور تبلیغ کا بیش بہا خزینہ، قیمتی گنجینہ، اور قرآنی حقائق و معارف کا سرچشمہ ہے مولانا ابو محمد مصلح صاحب اپنے دل کے اندر قرآن کا جس قدر درد رکھتے ہیں اور اس درد میں جتنا گداز اور اثر ہے وہ اس

بات کا ذمہ دار ہے کہ ایک زمانہ وہ آنے والا ہے کہ یہ تحریک عالمگیر ہو کر رہے گی۔ آفتاب مشرق سے سر نکالتا ہے۔ لیکن تمام بحر و بر پر چھا جاتا ہے۔ اسلام کا آفتاب فاران کی چوٹی سے بلند ہوا تھا۔ لیکن اس سے آج دنیا کا گوشہ گوشہ معمور ہے۔ اسی طرح یہ تحریک حیدرآباد سے شروع ہوئی ہے انشاء اللہ عالم پر محیط ہو کر رہے گی۔

آج مسلمان اس لئے حیران و سرگشتہ ہیں کہ انہوں نے راہ قرآن چھوڑ دی اسلام کے چالیس کروڑ فرزند اس لئے منتشر و پراگندہ ہیں کہ قرآنی مرکز سے ہٹ گئے ہیں نواب نذیر جنگ بہادر کی سرپرستی اور مولانا ابو محمد مصلح کی دل سوزی اس تحریک سے دنیا کو مستفید کرنا چاہتی ہے۔

بیشک مولانا ابو محمد مصلح کا دل ایسی مشعل ہے کہ دلوں کے چراغ اس سے روشن رہیں گے اور اس روشنی میں مسلمان گم گشتہ سلوت کا نظارہ ایک بار پھر کرلینگے واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

ہم چاہتے ہیں کہ ان رسالوں یا اجزائے ایمانی کی تحلیل کر کے تفصیلی طور پر بتائیں کہ یہ سرو شش غیب ہمارے پاس کیا پیام لیکر آیا ہے۔

(۱) اس سلسلہ کا ایک نمبر یا جلد ہے " قرآن معنی و مطلب کے ساتھ کیونکر عام ہو۔ اس میں اس مقصد کو سامنے رکھا گیا ہے جو جلد اور موضوع کا نام ہے اسی کے سلسلہ میں پیام عنوان سے ایک نظم ہے جو اس مصرعہ سے شروع ہوئی ہے " کعبہ کے جاننے والے میرا اسلام لیجا " اس سلام اور پیام میں درد بھرے ہوئے دل نے وہ سب کچھ کہدیا ہے جو ایک دردمند کو اپنی طبیعت سے کہنا چاہئے اس درد کا سبب بتایا گیا ہے کہ ترک قرآن ہے۔ انداز بیان ایسا ہے کہ گویا الفاظ کے تیر ٹھیک دل کے نشانہ پر بیٹھتے ہیں۔

(۲) قرآن غیر اقوام میں۔ اس نمبر میں آیت یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ الخ کے تحت میں دلگداز مضمون حوالہ قلم کیا گیا ہے اور دکھایا گیا ہے کہ اسلام عالمگیر مذہب ہے اس کا پیغمبر رحمۃ للعالمین۔ قرآن جس طرح ایک مسلمان کے اخلاق درست کر سکتا ہے غیر مسلم کو بھی سنوار سکتا ہے۔

(۳) بچوں کی تفسیر۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ قرآن جس طرح ایک عاقل بالغ کی ہدایت کر سکتا ہے اسی طرح کمسن بچوں کی تربیت کا بھی کفیل ہے۔ سورۂ فاتحہ کا ترجمہ اور سہل تفسیر کر کے یہ دعویٰ ثابت کیا گیا ہے۔

(۴) اتحاد اسلام۔ اس میں بتلایا گیا ہے کہ مسلمان اگر متحد ہو سکتے ہیں تو قرآن ہی کی بدولت واعتصموا بحبل اللہ جمیعا سے اس کو مبرہن کیا ہے۔ اس کے تحت میں نہایت جامع اور نافع تفسیر لکھی ہے۔ آخر میں شان اتحاد اور جان اتحاد کی ردیف اور قافیہ میں دلچسپ نظم ہے۔

(۵) علم تفسیر تاریخی حیثیت سے۔ اس عنوان کے تحت میں سید ہاشمی ندوی کا تحقیقی مضمون ہے جو پُر از معلومات ہے۔ اس کی تاریخی حیثیت بھی بلند ہے اور کافی بلند ہے۔

(۶) ارتقاء انسان اور قرآن کی تحت میں مولوی محمد جمیل احمد خاں صاحب نے کتب نے حکیمانہ انداز کا مضمون حوالہ قلم کیا ہے۔ یہ دکھایا ہے کہ ارتقائے انسان قرآن کے تابع ہے۔

(۷) عورتیں قرآن کیونکر پڑھیں۔ اس موضوع کے تحت میں بتایا گیا ہے کہ مردوں کو چاہئیے کہ عورتوں کو قرآن پڑھائیں سمجھائیں تاکہ صحابیات اور پیغمبر زادیوں کی

سچی پیرو ہو کر دنیا کے لئے مفید ہو سکیں۔

(۸) قرآنی دنیا۔ اس میں توحید اور خلق عظیم کا سبق ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہ دونوں چیزیں دین اور دنیا دونوں کا خلاصہ ہیں۔

(۹) خلیفۃ المسلمین۔ اس میں ضرورت خلافت اور ضروریات خلیفہ پر بحث کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ انسان بالخصوص مسلمانوں کو خلیفہ کی ضرورت ہے۔

(۱۰) یورپ اور قرآن۔ میں دکھایا گیا ہے کہ یورپ والے باوجود اسلام کی مخالفت کے قرآن کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان کے بڑے بڑے ماہرین سیاست کے اقوال اس میں موجود ہیں۔

(۱۱) قرآنی اسوۂ حسنہ۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم "زندہ نبی" کی صورت میں دکھایا گیا ہے۔

(۱۲) قرآنی تعلیم پر چند مشورے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ قرآن کی تعلیم کیونکر دیجائے اس کے کیا اصول ہونے چاہئیں وغیرہ۔

(۱۳) تلاوت قرآن۔ قرآن میں جابجا تلاوت قرآن پر زور دیا گیا ہے اس رسالہ میں اس کے آداب اور ضروری باتیں بتائی گئی ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

(۱۴) امر بالمعروف و نہی عن المنکر۔ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اس چیز کو پس پشت ڈال دینے سے قومیں تباہ ہوئی ہیں۔ مسلمان بھی برباد ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کا امتیاز دنیا میں صرف اسی نکتۂ خیال سے ہے۔

(۱۵) عبدیت الٰہی۔ میں عبادت اور اقسام عبادت سے بحث کی گئی ہے اور

گیا ہے کہ جن آیات قرآنی میں عبادت کا ذکر آیا ہے اُن کا منشا رکیا ہے۔

(۱۶) حکومتِ الٰہی۔ میں بتایا گیا ہے کہ اصلی آزادی خدا کے محکوم رہنے میں ہے۔

(۱۷) قرآنی علوم میں بتایا گیا ہے کہ قرآن کے اندر علوم حاضرہ بھی موجود ہیں بشرطیکہ انسان اس کو غور سے دریافت کرنے کی صلاحیت رکھے۔

(۱۸) قرآنی تحریک کی مختصر تاریخ۔ میں تفصیلی حالات اور سربرآوردگان اہمیت کے ملوط ہیں جنھوں نے اس تحریک پر لبیک کہا ہے۔ یہ ہیں وہ روحانی جواہرات جو حیدرآباد سے نواب نذیر جنگ بہادر کی ہمت اور سرپرستی اور مولانا ابو محمد مصلح صاحب کی قرآن پرستی اور پامردی لٹا رہی ہے۔

حجم اور سائز اہتمام طبع واشاعت بہتر۔ ہدیہ سالانہ دس روپے یا ایک روپیہ ماہوار پورے سٹ کا چندہ۔

کیا مسلمانوں کو اس کی توفیق ہے کہ وہ اس طرف توجہ کرکے دین اور دنیا دونوں جگہ سرخروئی حاصل کرنے کی صورت تلاش کریں۔

ہمارا خطاب بالخصوص اُن مسلمانوں سے ہے جو روزانہ اور ماہانہ ہزاروں روپیے اپنی جسمانی زینت میں صرف کرتے ہیں۔ کیا اُن کے نزدیک روحانی زینت کی کوئی قیمت ہے۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

نیّرِ اعظم مُرادآباد

مسلمانوں کی خاموشی اور جمود کی کیفیت اب اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ کسی دلیل کی محتاج نہیں۔ تبلیغ اور اس کے طریقوں کو جیسی خوشنما صورت میں اسلام نے پیش کیا ہے

اس کی مثال دوسرے مذاہب میں یقیناً نایاب ہے لیکن ان مخصوص اوصاف کے ایک طویل زمانہ سے مسلمانان عالم تبلیغ مذہب کی جانب سے جس قدر بے پرواہ اور ہیں وہ ایک ایسی حالت ہے کہ مذہبی آنکھیں اس کو دیکھتے ہوئے جتنی بھی اشک ریزی کریں کم ہے۔

اس تاریک اور ناکارہ زمانہ میں ملک دکن سے ایک علمی آواز بلند ہوئی ہے کہ شکر ہر مسلمان کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ اس دعوت حق پر لبیک کہتا ہوا میدان عمل میں سرگرم ہو جائے۔

اسلام اور اس کی صداقت پر نظر کرنے والے اس امر سے بخوبی واقف ہیں اسلامی تعلیم کو غیر مذاہب کے سامنے صحیح پیرایہ میں پیش کر دینا ہی ایسی زبردست تبلیغ ہے جس سے کسی دوسرے مذہب کی بے انتہا کوششیں بھی ٹکرانے کی تاب نہیں لا سکتی ہیں اس سلسلہ کی مضبوط ترین کڑی یہ ہی قرار پا سکتی ہے کہ قرآن کریم کو دنیا کے سامنے صحیح صورت میں پیش کیا جائے چنانچہ سلسلہ اشاعت قرآن اسی لئے جاری کیا گیا۔ ماہوار رسائل اور تصانیف قرآن کو صحیح معنی میں پیش کرنے کے لئے شائع کئے گئے ارباب تحریک کا یہ مقصد ہے کہ اس کو عالمگیر بنایا جائے اور اس کا صدر دفتر بھی ام القریٰ (مکہ) میں قرار دیا جائے۔ ہم اس تجویز کو انتہائی مسرت کے ساتھ مسلمانان عالم کے سامنے پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ بھی اس کی ترویج میں امکان بھر دفتر کا ہاتھ بٹائیں گے۔

سب سے آخر میں اہل قلم حضرات اور صاحبان ثروت سے ہماری استدعا ہے کہ تحریک کو کامیاب بنانے میں یہ دونوں طبقے اپنی طاقت کے مطابق امداد بہم پہنچائیں۔

ایک اور خاص بات پیش کرنا باقی رہ گئی وہ یہ کہ دفتر اشاعت قرآن جب ام القریٰ
ں قرار دیا جائے تو مسلمانانِ عالم کی تنظیم کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اسکے صدر کو خلیفۃ المسلمین
نایا جائے گا۔ اِس صورت سے نہ صرف مسلمانانِ عالم بلکہ تمام مذاہب کی ایک تنظیم کی
ورت نکل آئے گی۔

بہرحال ہم کو اس تمام تحریک سے کلیتہً اتفاق ہے اور ہم دعا کرتے ہیں کہ
سلمان اس پر صدائے لبیک بلند کریں۔

اس سلسلہ کے متعلق "ہندو اور عیسائیوں کے لئے ایک کتاب" اور "قرآنی تحریک
کی مختصر تاریخ" ہمارے پاس بھی پہنچی ہیں ارباب ذوق ذیل کے پتہ سے تفصیلات معلوم
فرمائیں۔ حیدر آباد دکن۔ دفتر قرآنی تحریک۔ ابو محمد مصلح صاحب۔

مجلہ عثمانیہ یونیورسٹی

قرآن پاک کے متعلق ارشادِ ربانی ہے یا ایھا النّاس قد جاءتکم موعظۃ
من ربکم و شفاء لما فی الصدور وھدی و رحمۃ للمومنین اے لوگو تمہارے
پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس موعظت اور تمہارے باطنی امراض کی دوا آگئی ہے۔
ماننے والوں کے لئے یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے۔

مولوی ابو محمد مصلح صاحب ایک مخلص معلم اور مبلغ قرآن ہیں۔ اور اس رسالہ کے ذریعہ
ماہنہ قرآن پاک کی مذکورہ بالا حقیقت کی ترجمانی حتی الامکان کر رہے ہیں۔ رسالہ میں ہر ماہ
تعلیمات قرآن پاک پر مختلف مفید اور دلچسپ مضامین شائع ہوتے ہیں خدا مولوی صاحب کی
اس مخلصانہ سعی کو کہ قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کے ساتھ عام ہو مشکور فرمائے۔
اب تک پانچ نمبر نکل چکے ہیں۔ پانچویں نمبر میں تلاوت قرآن پر ایک مبسوط مقالہ شائع ہوا ہے جو

سلسلہ اشاعتِ قرآن کا سال اول

سال اول کی دو ضخیم جلدیں ہیں جن کو اسلامی لٹریچر کے اندر ایک خاص اضافہ کے نام سے یاد کیا جاسکتا ہے یہ اس قابل ہیں کہ زیادہ سے زیادہ قیمت دے کر حاصل کر لیا جائے ورنہ ایک وقت آئیگا کہ نایاب ہو جائیں گی۔

قرآنی تحریک کے متعلق بیشتر مواد ان کے اندر فراہم ہے اور ان مباحث پر روشنی ڈالی گئی ہے جو دنیائے اسلام کے ہی لئے نہیں بلکہ نوع انسان کے لئے اہم اور ضروری ہیں۔

تھوڑی تعداد میں یہ جلدیں باقی رہ گئی ہیں اگر آپ چاہیں تو اس سے پہلے کہ ذخیرہ ختم ہو جائے اپنے ذاتی اور پبلک کتب خانوں میں اس کو محفوظ کر لیں۔

ہم آپ کی معلومات کے لئے ان سال اول کی جلدوں کی کتابوں کا صرف نام بطور فہرست درج کر دیتے ہیں۔ جس سے کچھ نہ کچھ اہمیت کا اظہار ہو سکے گا۔

فہرست

ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ

(۱) قرآن معنی و مطلب کے ساتھ عام کیونکر ہو۔ حج کے جانیوالوں سے۔ (۲) خلیفۃ المسلمین
(۳) اتحاد اسلامی یا مسلمان متحد کیونکر ہوں۔ (۴) علم تفسیر تاریخی حیثیت سے (۵) ہونہار طلبہ
(۶) ارتقاء، انسان اور قرآن (۷) عورتیں قرآن کیونکر پڑھیں۔ (۸) قرآنی دنیا، رحم و انصاف

محرم الحرام ۱۳۴۹ھ

(۱) بچوں کی تفسیر۔ امن و سلامتی کا پیغام (۲) خواتین اسلام اور قرآن۔ شہادتِ کبریٰ۔
(۳) قرآن غیر اقوام میں۔ مسلمان کیونکر مسلمان ہوں (۴) یورپ اور قرآن۔ مسلمان بچوں کی سپاہیانہ زندگی

صفر ۱۳۴۹ھ

(۱) ارتقاء انسان اور قرآن۔

ربیع الاول ۱۳۴۹ھ

(۱) قرآنی اسوۂ حسنہ۔ خلق عظیم۔ زندہ نبی۔ (۲) قرآنی تعلیم پر چند شورے۔
(۳) قرآنی تحریک کی مختصر تاریخ۔

ربیع الثانی ۱۳۴۹ھ

۱) تلاوت قرآن۔ (۲) امر بالمعروف۔ و نہی عن المنکر

جمادی الاولیٰ ۱۳۴۹ھ

۱) قرآنی علوم (۲) حکومت الٰہی۔ (۳) عبدیت الٰہی (۴) محبت الٰہی

جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ

۱) توحید و رسالت۔ (۲) ایمان وعمل صالح۔
۳) فضائل قرآن۔ (۴) مکتوبات قرآنی۔

رجب ۱۳۴۹ھ

۱) افعال رذیلہ کی برائی از قرآن (۲) اخلاق حسنہ اور اخلاق
۲) اکل حلال وصدق مقال از قرآن (۴) مکتوبات قرآنی

شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ

(۱) قرآن والا مہینہ قرآن والی رات (۲) اعجاز القرآن۔ (۳) تعوذ و تسمیہ کا فلسفہ
صراط مستقیم۔ آسمان و زمین کی اعجوبہ کاریوں سے کیا مطلب ہے۔ (۴) مکتوبات قرآنی۔

رمضان المبارک ۱۳۴۹ھ

(۱) فضائل قرآن۔

شوال المکرم ۱۳۴۹ھ

(۱) مجموعہ مکتوبات قرآنی

ذی قعدہ ۱۳۴۹ھ

(۱) مجموعہ مضامین قرآنی۔

سلسلہ اشاعت قرآن کا دوسرا سال

محرم الحرام ۱۳۵۰ھ

اور عیسائیوں کے لئے ایک کتاب۔

صفر المظفر ۱۳۵۰ھ

(۱) قرآن کی فضیلت

(۲) قرآنی عبادتیں

(۳) قرآن اور فلسفہ اجتماع

(۴) قرآنی دنیا

مرتبہ
ابو محمد مصلح
دفتر قرآنی تحریک۔ حیدرآباد دکن

مطبوعہ اعزازی مشین پریس
۴ ۲۱
۳۰۰۰